آیت نمبر 11 تا 18 میں مسلمان بھائیوں کا مذاق نہ اڑانے اور بد گمانی سے بچنے کی ہدایت شامل ہیں۔ قبیلوں میں تقسیم کا مقصد صرف یہ ہے کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو وگرنہ اللہ کے نزدیک وہی معزز اور باعزت ہے جو پرہیز گار ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ اے ایمان والو! تم میں سے مَردوں کا ایک گروہ دوسرے گروہ کا مذاق نہ اڑائے، شاید وہ لوگ اِن سے بہتر ہوں اور اسی طرح عورتوں کو دوسری عورتوں پر نہیں ہنسنا چاہئے شاید وہ عورتیں ان سے بہتر ہوں وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ اور آپس میں ایک دوسرے پر طعن و تشنیع نہ کرو اور نہ ہی کسی کو برے القاب سے پکارو بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿11﴾ ایمان لانے کے بعد کسی کو برے نام سے پکارنا بہت ہی بری بات ہے، اور جو لوگ ایسے کاموں سے توبہ نہ کریں سو یقیناً وہی لوگ ظالم و نافرمان ہیں یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اے ایمان والو! لوگوں کے بارے میں ہر وقت بد گمانی سے اجتناب کرو کیونکہ بعض بدگمانیاں گناہ میں شامل ہیں، لوگوں کے عیب اور کمزوریاں نہ تلاش کرتے رہو اور نہ کسی کی غیبت کرو اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ یقیناً تم اسے برا سمجھتے ہو کسی مسلمان کی غیبت کرنا ایسا ہی ہے کہ اس کی موت کے بعد اس کا گوشت کھانا وَ

اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾ اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں مختلف قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۳﴾ بے شک اللہ کی بارگاہ میں تم میں زیادہ معزز وہی ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو، بے شک اللہ سب سے زیادہ جاننے والا اور سب کے حال سے باخبر ہے قوموں اور قبیلوں کی تقسیم صرف پہچان کے لئے ہے، لیکن محض اس کی بنیاد پر کسی شخص کو اللہ کی قربت نہیں حاصل ہوتی، جس کی بنیاد صرف اعمال اور پرہیزگاری ہے

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَ لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ یہ بدّو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے، آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم ابھی ایمان نہیں لائے، ہاں البتہ یہ کہو کہ ہم نے اطاعت قبول کرلی ہے، اور ایمان تو ابھی تک تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا

وَ اِنْ تُطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَا یَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴﴾ اور اگر تم اللہ اور اسکے رسول کی صحیح طور سے اطاعت کروگے تو وہ تمہارے اعمال کے اجر میں کوئی کمی نہیں کرے گا، بے شک وہ بہت مغفرت کرنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ

رَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾ درحقیقت مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے، پھر اس میں کبھی شک نہیں کیا اور اپنی جان اور اپنے مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے، یہی لوگ سچے مومن ہیں اپنا مال بھی دین کی تقویت و تائید کے لئے صرف کیا اور جان قربان کرنے کی نوبت آئی تو اس سے بھی دریغ نہیں کیا قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۶﴾ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو اپنی دینداری سے آگاہ کرنا چاہتے ہو، اللہ تو آسمانوں اور زمین کی ہر چیز سے آگاہ ہے اور اللہ کو ہر چیز کا مکمل علم ہے يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ یہ لوگ آپ پر احسان جتاتے ہیں کہ انہوں نے اسلام قبول کرلیا، آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ بلکہ یہ تو اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت دی، بشرطیکہ تم اپنے ایمان کے دعویٰ میں سچے ہو اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ یقیناً اللہ آسمانوں اور زمین کی ہر پوشیدہ چیز کا علم رکھتا ہے، اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے رکوع [۲]

a

50:سورۃق

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	تعدادرکوع	آیات	پارہ شمار	نام پارہ
50	سُوْرَةُ قٓ	مکی	3	45	26	حٰمٓ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

آیات نمبر 1 تا 15 میں یقین دہانی کہ یہ قرآن اللہ ہی کا نازل کردہ ہے۔ آسمان اور زمین میں اللہ کی قدرت کی نشانیاں جو اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ ان سب کا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے اور وہ دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے۔ مشرکین کی عبرت کے لئے پچھلی نافرمان قوموں کے انجام کا حوالہ، جنہوں نے اپنے رسول کو جھٹلایا اور بالآخر اللہ کے عذاب نے آپکڑا۔

قٓ ۚ وَالۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِيۡدِ ۚ﴿۱﴾ ق، (ان حروف مقطعات کے حقیقی معنی اللہ اور رسول اللہ ﷺ ہی جانتے ہیں)، قسم ہے باعظمت قرآن کی! کہ یہ قرآن اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے بَلۡ عَجِبُوۡۤا اَنۡ جَآءَهُمۡ مُّنۡذِرٌ مِّنۡهُمۡ فَقَالَ الۡكٰفِرُوۡنَ هٰذَا شَىۡءٌ عَجِيۡبٌ ۚ﴿۲﴾ ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجۡعٌۢ بَعِيۡدٌ ﴿۳﴾ بلکہ ان لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ ان کے پاس ان ہی میں سے ایک خبر دار کرنے والا آیا اور کافر کہنے لگے کہ یہ تو ایک عجیب بات ہے کہ جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟ یہ واپسی تو عقل سے بعید ہے قَدۡ عَلِمۡنَا مَا تَنۡقُصُ الۡاَرۡضُ مِنۡهُمۡ ۚ وَعِنۡدَنَا كِتٰبٌ حَفِيۡظٌ ﴿۴﴾ حقیقت یہ ہے کہ زمین ان کے مردہ جسم میں سے جو کچھ کھاتی ہے وہ سب ہمارے علم میں ہے اور ہمارے پاس ایک

کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ
فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ۝۵ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جب حق ان کے پاس آیا تو ان
لوگوں نے اسی وقت اسے جھٹلا دیا، اسی وجہ سے یہ ایک اضطراب میں مبتلا ہیں
اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَ زَيَّنّٰهَا وَ مَا لَهَا مِنْ
فُرُوْجٍ۝۶ کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے کیسا
بنایا اور کس طرح اسے آراستہ کیا؟ پھر اس میں کوئی شگاف تک نہیں ہے وَ
الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ
بَهِيْجٍ۝۷ اور اسی طرح زمین کو ہم نے فرش کی طرح پھیلا دیا اور اس میں بھاری پہاڑ
جمادئے پھر کس طرح قسم قسم کی خوبصورت نباتات اگائیں تَبْصِرَةً وَّ ذِكْرٰى
لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ۝۸ اللہ کی طرف رجوع کرنے والے ہر بندہ کے لئے ان سب
چیزوں میں بصیرت اور نصیحت کا سامان موجود ہے وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الْحَصِيْدِ۝۹ اور ہم نے آسمان سے بابرکت
پانی برسایا جس سے ہم نے باغ بھی اگائے اور غلہ کے کھیت بھی وَ النَّخْلَ بٰسِقٰتٍ
لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ۝۱۰ اور کھجوروں کے بلند و بالا درخت بھی جو تہ دار خوشوں سے
لدے ہوتے ہیں رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَ اَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ
الْخُرُوْجُ۝۱۱ یہ انتظام ہے بندوں کو رزق دینے کے لئے اور اس پانی سے ہم نے
ایک مردہ زمین کو زندگی بخش دی، تمام مُردہ انسانوں کا قبروں سے نکلنا بھی بالکل اسی

طرح ہو گا كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ اَصْحٰبُ الرَّسِّ وَ ثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾ اور اس سے پہلے قوم نوح، اصحاب الرَّس، اور قوم ثمود بھی اپنے رسولوں کو جھٹلا چکے ہیں وَ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ وَ اِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿۱۳﴾ وَّ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَ قَوْمُ تُبَّعٍ ؕ اور اسی طرح قوم عاد، قوم فرعون، قوم لوط، ایکہ والے اور قوم تبع نے بھی جھٹلایا تھا كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ ان سب لوگوں نے ہمارے رسولوں کو جھٹلایا تھا، پھر ان سب پر میرے عذاب کا وعدہ سچ ثابت ہو کر رہا اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۵﴾ کیا پہلی دفعہ پیدا کرنا ہمارے لئے مشکل تھا؟ نہیں! ایسا نہیں، لیکن پھر بھی ان لوگوں کو دوبارہ پیدا کئے جانے کے بارے میں شک ہے رکوع[1]

آیات نمبر 16 تا 35 میں تلقین کہ انسان کے تمام اعمال کی تفصیل لکھی جارہی ہے۔ قیامت کے دن منکرین کے انجام کا ایک منظر۔ اس دن اہل ایمان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت کے باغوں میں داخل ہوجائیں گے

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿16﴾ حقیقت یہ ہے کہ ہم ہی نے انسان کو پیدا کیا ہے اور ہم اس کے دل میں ابھرنے والے وسوسوں تک کو جانتے ہیں، اور ہم تو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿17﴾ جب دائیں اور بائیں طرف بیٹھے ہوئے دو فرشتے سب کچھ ضبط تحریر میں لیتے رہتے ہیں مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿18﴾ اس کی زبان سے کوئی لفظ نکلنے سے پہلے اس کے پاس ایک نگہبان لکھنے کے لئے تیار رہتا ہے فرشتوں کا اعمال کے متعلق لکھنا محض اتمام حجت کے طور سے ہے وگرنہ اللہ تو دل میں ابھرنے والے وسوسوں تک کو جانتا ہے وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿19﴾ موت کی سختی اپنی شقاوت اور سعادت کے ساتھ آپہنچی، یہی تو وہ چیز تھی جس سے تو بچتا پھرتا تھا انسان کی موت ہی اس کے لئے قیامت ہے کیونکہ موت کے بعد قیامت تک وہ کوئی اور عمل نہ کرسکے گا وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿20﴾ اور صور پھونکا جائے گا، یہی ہمارے وعدہ عذاب کا دن ہے وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿21﴾ اور ہر شخص اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک

فرشتہ اسے میدان حشر میں لانے والا ہو گا اور ایک فرشتہ اس کے ساتھ گواہ ہو گا

لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿٢٢﴾ ارشاد ہو گا کہ تو عمر بھر آج کے دن کے بارے میں غفلت میں پڑا رہا، اب ہم نے تیرا پردہ ہٹا دیا ہے سو آج تیری نگاہ بہت تیز ہے

وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿٢٣﴾ اور اس کے ساتھ متعین فرشتہ کہے گا کہ اس کا اعمال نامہ حاضر ہے

اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿٢٤﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبٍ ﴿٢٥﴾ فرشتوں کو حکم ہو گا کہ ہر سرکش و ناشکر گزار اور نیکی سے روکنے والے، حد سے تجاوز کرنے والے اور دین میں شکوک پیدا کرنے والے کافر کو جہنم میں ڈال دو

اِۨ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿٢٦﴾ اور ایسے لوگ جنہوں نے اللہ کے علاوہ کوئی دوسرے معبود بھی بنا رکھے تھے، ان سب کو سخت عذاب میں پھینک دو

قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿٢٧﴾ تب اس کا ساتھی شیطان کہے گا کہ اے ہمارے رب! اسے سرکش میں نے نہیں بنایا بلکہ یہ خود ہی انتہا درجہ کی گمراہی میں مبتلا تھا

قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿٢٨﴾ ارشاد ہو گا کہ میرے روبرو مت جھگڑو، میں تو تمہیں پہلے ہی اس برے انجام سے آگاہ کر چکا تھا

مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٢٩﴾ میرا حکم تبدیل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی میں اپنے بندوں پر ظلم کرتا ہوں

رکوع [٢]

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ

مَّزِيْدٍ۝۳۰ اس دن ہم جہنم سے پوچھیں گے کہ کیا تو بھر گئی؟ وہ جواب دے گی کہ کیا
کچھ اور بھی باقی ہے؟ وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ۝۳۱ اور اس دن
جنت پرہیزگاروں کے اتنے نزدیک کر دی جائے گی کہ ان میں کوئی فاصلہ نہ رہے گا
هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ۝۳۲ ارشاد ہوگا کہ یہی وہ جنت ہے جس کا
تم سے وعدہ کیا جاتا تھا کہ یہ ہر اس شخص کے لئے ہوگی جو اللہ کی طرف رجوع کرنے
والا اور حقوق الٰہی کی حفاظت کرنے والا تھا مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَ
جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ۝۳۳ جس نے رحمٰن کو دیکھا نہیں تھا لیکن اس کے باوجود اس
سے ڈرتا رہا اور ایسا دل لے کر حاضر ہوا جو یاد الٰہی کی طرف متوجہ تھا اِدْخُلُوْهَا
بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ۝۳۴ ان سے کہا جائے گا کہ اس جنت میں سلامتی کے
ساتھ داخل ہو جاؤ، آج کا دن ابدی زندگی ملنے کا دن ہے لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا
وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ۝۳۵ وہاں ان کے لئے وہ سب کچھ ہوگا جس کی وہ خواہش کریں گے،
اور ہمارے پاس تو اُن کے لئے اس سے بھی زیادہ ہے

آیات نمبر 36 تا 45 میں بیان کہ اللہ ہی نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ ادوار میں پیدا کیا۔ رسول اللہ (ﷺ) کو منکرین سے درگزر کرنے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کرنے کی تاکید۔

وَ كَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ هُمۡ اَشَدُّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا فَنَقَّبُوۡا فِی الۡبِلَادِ ؕ هَلۡ مِنۡ مَّحِيۡصٍ ﴿۳۶﴾ اور ہم ان کفار مکّہ سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جو ان سے کہیں زیادہ طاقتور تھیں، پھر جب ہمارا عذاب آیا تو وہ اپنی بستیوں میں پناہ کی تلاش میں پھرتے رہے، کیا انہیں کوئی پناہ کی جگہ مل سکی؟ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَذِكۡرٰى لِمَنۡ كَانَ لَهٗ قَلۡبٌ اَوۡ اَلۡقَى السَّمۡعَ وَ هُوَ شَهِيۡدٌ ﴿۳۷﴾ بے شک اس میں ہر اس شخص کے لئے نصیحت ہے جو قلب سلیم رکھتا ہو اور جو توجہ کے ساتھ بات سنے وَ لَقَدۡ خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَيۡنَهُمَا فِیۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّ مَا مَسَّنَا مِنۡ لُّغُوۡبٍ ﴿۳۸﴾ بے شک ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کو چھ ادوار میں پیدا کیا اور ہمیں کوئی تھکان لاحق نہ ہوئی فَاصۡبِرۡ عَلٰى مَا يَقُوۡلُوۡنَ وَ سَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ وَ قَبۡلَ الۡغُرُوۡبِ ۚ﴿۳۹﴾ پس اے پیغمبر (ﷺ)! جو کچھ یہ لوگ کہہ رہے ہیں اس پر صبر کیجیے اور طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتے رہیں یہودیوں کا عقیدہ تھا کہ اللہ نے زمین و آسمان چھ دن میں بنائے پھر وہ تھک گیا تو ساتویں دن اس نے آرام کیا اسی طرح کفار کہا کرتے تھے کہ مرنے کے بعد کسی کو دوبارہ پیدا انہیں

کیا جائے گا وَ مِنَ الَّیۡلِ فَسَبِّحۡهُ وَ اَدۡبَارَ السُّجُوۡدِ۝۴۰ اور رات کے کچھ
اوقات میں بھی اس کی تسبیح بیان کیا کیجئے اور نمازوں کے بعد بھی وَ اسۡتَمِعۡ یَوۡمَ
یُنَادِ الۡمُنَادِ مِنۡ مَّکَانٍ قَرِیۡبٍ۝۴۱ اے لوگو! اس دن کے بارے میں بہت غور
سے سنو جب ایک پکارنے والا بہت قریبی جگہ سے پکارے گا یَّوۡمَ یَسۡمَعُوۡنَ
الصَّیۡحَةَ بِالۡحَقِّ ؕ ذٰلِکَ یَوۡمُ الۡخُرُوۡجِ۝۴۲ جس دن یقینی طور پر سب لوگ اس
چنگھاڑ کو سن لیں گے، وہی دن قبروں سے نکلنے کا دن ہو گا اِنَّا نَحۡنُ نُحۡیٖ وَ
نُمِیۡتُ وَ اِلَیۡنَا الۡمَصِیۡرُ۝۴۳ بے شک ہم ہی زندگی بخشتے ہیں اور ہم ہی موت دیتے
ہیں، اور بالآخر ہماری طرف ہی سب کو واپس لوٹ کر آنا ہے یَوۡمَ تَشَقَّقُ الۡاَرۡضُ
عَنۡهُمۡ سِرَاعًا ؕ ذٰلِکَ حَشۡرٌ عَلَیۡنَا یَسِیۡرٌ۝۴۴ جس دن ان پر سے زمین پھٹ
جائے گی اور لوگ اس میں سے دوڑتے ہوئے نکل آئیں گے، اس طرح زندہ کر کے
لوگوں کو جمع کرنا ہمارے لیے نہایت آسان ہے نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا یَقُوۡلُوۡنَ وَ مَاۤ
اَنۡتَ عَلَیۡهِمۡ بِجَبَّارٍ ۟ فَذَکِّرۡ بِالۡقُرۡاٰنِ مَنۡ یَّخَافُ وَعِیۡدِ۝۴۵ اے پیغمبر
(ﷺ)! جو کچھ یہ کافر کہہ رہے ہیں ہم اسے خوب جانتے ہیں، آپ کا یہ کام نہیں کہ
ایمان قبول کرنے کے لئے ان لوگوں پر جبر کریں، آپ تو بس قرآن کے ذریعہ ہر
اس شخص کو نصیحت کرتے رہیں جو میرے وعدہ عذاب سے ڈرتا ہے رکوع [۳]

51: سورۃ الذاریات

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	تعداد رکوع	آیات	پارہ شمار	نام پارہ
51	سُوْرَۃُ الذّٰرِيٰت	مکی	3	60	26 27	حٰمٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آیات نمبر 1 تا 23 میں منکرین کو تنبیہ کہ قیامت ایک حقیقت ہے اور ہر شخص کو اس کے اعمال کی جزاوسزا ضرور ملے گی۔ اس دن منکرین کو ان کے اعمال کی سزا ملے گی اور اہل ایمان جنت کے باغوں میں اللہ کی عطا کی ہوئی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ یقین کرنے والوں کے لئے زمین اور خود ان کے اندر بہت سی نشانیاں موجود ہیں

وَ الذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿۱﴾ قسم ہے تند و تیز ہواؤں کی جو اڑاتی ہیں غبار فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿۲﴾ پھر پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھانے والی ہواؤں کی قسم فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿۳﴾ پھر ان ہواؤں کی قسم جو آہستہ آہستہ چلتی ہیں فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ﴿۴﴾ پھر اللہ کے حکم سے باران رحمت تقسیم کرنے والی ہواؤں کی قسم اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ﴿۵﴾ آخرت کا جو وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے بے شک وہ بالکل سچ ہے وَّ اِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ﴿۶﴾ اور اعمال کی جزا و سزا ضرور واقع ہو کر رہے گی وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿۷﴾ قسم ہے گزر گاہوں والے آسمان کی جس میں اجرام فلکی کے مدار اور فرشتوں کی گزر گاہیں ہیں اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿۸﴾ بیشک تم لوگ اس کے بارے میں اختلاف میں مبتلا ہو يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ﴿۹﴾ اس سے وہی روگردانی

اختیار کرتا ہے جو خیر وسعادت سے بالکل ہی محروم ہو قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ﴿۱۰﴾
الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ﴿۱۱﴾ ہلاک ہو جائیں قیاس آرائیاں کرنے والے وہ
لوگ جو غفلت وجہالت کی وجہ سے آخرت کو بھولے ہوئے ہیں يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ
يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۲﴾ ان کا حال یہ ہے کہ پوچھتے ہیں روز جزا کب واقع ہو گا؟ يَوْمَ هُمْ
عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ روز جزا اس دن ہو گا جس دن ان لوگوں کو آگ پر تپایا
جائے گا ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ ان سے
کہا جائے گا کہ اپنے کفر وگمراہی کا مزہ چکھو! یہ وہی عذاب ہے جس کے طلب کرنے
میں تم جلدی کیا کرتے تھے اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۱۵﴾ البتہ اس دن
پرہیزگار لوگ باغات اور چشموں میں ہوں گے اٰخِذِيْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶﴾ اپنے رب کی عطا کردہ نعمتیں حاصل کر
رہے ہوں گے کیونکہ اس سے پہلے دنیا میں وہ لوگ اخلاص کے ساتھ نیک اعمال کیا
کرتے تھے كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ یہ لوگ رات کو بہت ہی کم
سویا کرتے تھے وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ اور رات کے آخری حصہ
میں استغفار کیا کرتے تھے وَ فِيْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ اور
ان کے اموال میں مستحق افراد خواہ وہ سوال کریں یا نہ کریں سب کا حق تھا وَ فِي
الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ اور جو لوگ یقین کرنا چاہیں ان کے لئے تو زمین میں
بھی بہت سی نشانیاں ہیں وَ فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ بلکہ خود تمہارے

وجود میں نشانیاں موجود ہیں، پھر کیا تم دیکھتے نہیں ؟ وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ﴿۲۲﴾ اور اسی طرح آسمان میں تمہارے لئے نشانیاں موجود ہیں جہاں سے بارش کی شکل میں تمہارا رزق اترتا ہے اور وہ چیز بھی جس کی وعید تمھیں سنائی جارہی ہے کہ اللہ کا عذاب بھی آسمان ہی سے نازل ہوتا ہے فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ﴿۲۳﴾ پس آسمان اور زمین کے رب کی قسم! بلاشبہ جزاوسزا کا ہمارا یہ وعدہ ایسا ہی یقینی ہے جیسے خود تمہارا بولنا ایک حقیقت ہے رکوع[۱]

آیات نمبر 24 تا 46 میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور قوم لوط کے واقعہ کی طرف اشارہ کہ کس طرح اللہ نے رسول کی تکذیب کرنے والی قوم کو ہلاک کر دیا۔ فرعون، عاد، ثمود اور قوم نوح کے واقعات کی طرف اشارہ کہ کس طرح انہوں نے اپنے رسولوں کی تکذیب کی اور بالآخر اللہ کے عذاب میں گرفتار ہوئے۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ اے نبی ﷺ! کیا ابراہیم (علیہ السّلام) کے معزّز مہمانوں کی خبر آپ تک پہنچی ہے اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ جب وہ ابراہیم (علیہ السّلام) کے پاس آئے اور انہیں سلام عرض کیا، آپ نے فرمایا تم پر بھی سلام ہو اور دل میں خیال کیا کہ یہ کچھ اجنبی سے لوگ محسوس ہوتے ہیں فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾ پھر وہ اپنے گھر والوں کے پاس گئے اور ایک بھنا ہوا فربہ بچھڑا لے آئے فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ وہ بچھڑا لا کر مہمانوں کے سامنے پیش کیا اور کچھ توقف کے بعد ان سے کہا کہ آپ لوگ کھاتے کیوں نہیں؟ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ پھر اصرار کے باوجود ان کے نہ کھانے پر ابراہیم (علیہ السّلام) نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ مہمانوں نے کہا کہ خوفزدہ مت ہوں اور پھر ابراہیم (علیہ السّلام) کو ایک بڑے علم والے بیٹے کی بشارت سنائی فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾ تو یہ سن کر ان کی بیوی حیران ہو کر سامنے آئی اور تعجب سے اپنے ماتھے پر ہاتھ

مار کر کہنے لگی کہ میں بڑھیا اور بانجھ ؟ مجھ سے بیٹا کیسے ہو گا قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ
اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝۳۰ انہوں نے کہا کہ تیرے رب نے اسی طرح فرمایا ہے،
بے شک وہ بہت حکمت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا
الْمُرْسَلُوْنَ ۝۳۱ ابراہیم (علیہ السّلام) نے کہا کہ اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتو! اب تمہیں کیا
مہم درپیش ہے ؟ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝۳۲ انہوں نے کہا کہ ہم
ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں، قوم لوط کی طرف لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ
طِيْنٍ ۝۳۳ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ۝۳۴ تاکہ ان لوگوں پر پکی ہوئی مٹی کے
پتھر برسادیں، وہ پتھر جو آپ کے رب کی جانب سے اس حد سے گزر جانے والی قوم کے
لئے نشان زدہ ہیں فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۳۵ اور آخرکار اس بستی
میں جتنے اہل ایمان تھے، ہم نے انہیں وہاں سے باہر نکال لیا فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ
بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۳۶ اور وہاں ہم نے مسلمانوں کے ایک گھر کے سوا اور کوئی
گھر پایا ہی نہیں یہ گھرانہ لوط (علیہ السّلام) اور ان کی دو بیٹیوں پر مشتمل تھا وَتَرَكْنَا فِيْهَآ
اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝۳۷ اور ہم نے ان تباہ شدہ بستیوں کو
ایسے لوگوں کے لئے ایک نشانی بنا کر چھوڑ دیا جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں وَفِيْ
مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۳۸ اور اسی طرح موسیٰ کے
واقعہ میں بھی ایک عبرت آموز نشانی ہے، جب ہم نے انہیں صریح معجزہ دے کر
فرعون کی طرف بھیجا فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝۳۹ لیکن اس

نے اپنی طاقت کے زعم میں روگردانی کی اور کہنے لگا کہ موسیٰ جادوگر ہے یا دیوانہ

فَاَخَذْنٰهُ وَ جُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَ هُوَ مُلِيْمٌ ﴿۴۰﴾ پھر ہم نے فرعون اور

اس کے لشکروں کو پکڑ لیا اور ان سب کو سمندر میں پھینک دیا، اس حال میں کہ وہ

اپنے آپ کو ملامت کر رہا تھا وَ فِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿۴۱﴾

اور قوم عاد کے واقعہ میں بھی ایک سبق آموز نشانی ہے، جب ہم نے ان پر ایک تند و

تیز آندھی بھیجی مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿۴۲﴾ وہ

جس چیز پر بھی گزرتی اسے بوسیدہ ہڈیوں کی طرح ریزہ ریزہ کر ڈالتی تھی وَ فِيْ ثَمُوْدَ

اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۴۳﴾ اور ثمود کے واقعہ میں بھی نشان عبرت ہے

جب ان سے کہا گیا تھا کہ تم لوگ اس دنیاوی ساز و سامان سے مزید کچھ دن فائدہ اٹھا لو

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَ هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ سو ان

لوگوں نے اپنے رب کے حکم سے سرتابی کی، پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے ایک

ہولناک کڑک نے انہیں آ پکڑا فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّ مَا كَانُوْا

مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ پھر نہ تو وہ کھڑے ہو سکے اور نہ ہی کسی سے مدد حاصل کر سکے وَ

قَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾ اور ان سے پہلے ہم قوم

نوح کو ہلاک کر چکے ہیں، بلاشبہ وہ بہت ہی نافرمان لوگ تھے رکوع [۲]

آیات نمبر 47 تا 60 میں زمین اور آسمان میں اللہ کی قدرت کی نشانیاں اس بات کا ثبوت ہیں کہ صرف اللہ ہی ہمارا خالق اور رب ہے۔ اس سے پہلی قومیں بھی اپنے رسولوں کو جادوگر اور دیوانہ کہتی رہی ہیں۔ رسول اللہ (ﷺ) کو تسلی کہ آپ نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے سو اب منکرین کو ان کے حال پر چھوڑ دیں، البتہ یاد دہانی کرتے رہیں۔ جنات اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی بندگی کریں۔

وَ السَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّ اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ اور آسمان کو ہم نے اپنے دست قدرت سے بنایا اور ہم ہی اسے وسعت دینے والے ہیں

وَ الْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ اور سطح زمین کو ہم ہی نے فرش کی طرح بنایا، سو ہم کیا خوب ہموار کرنے والے ہیں

وَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ اور ہم نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کئے ہیں تاکہ تم ان چیزوں میں غور کرو

فَفِرُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾ۚ بس تم اللہ ہی کی طرف دوڑو، بے شک میں اس کی طرف سے تم سب کے لئے واضح طور پر خبردار کرنے والا ہوں

وَ لَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۱﴾ۚ اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہ ٹھہراؤ، بے شک میں اس کی طرف سے تم سب کو واضح طور پر خبردار کرنے والا ہوں

كَذٰلِكَ مَاۤ اَتَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ۚ اسی طرح ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کے پاس جب بھی کوئی رسول آیا تو انہوں نے یہی کہا کہ یہ شخص جادوگر یا دیوانہ ہے

اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾ۚ کیا یہ لوگ ایک

دوسرے کو اسی بات کی وصیت کرتے چلے آئے ہیں؟ نہیں! بلکہ اصل بات یہ ہے کہ
یہ سب سرکش لوگ ہیں، اور ان سب کی ذہنیت ایک جیسی ہے فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ
اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ پس اب آپ ان کی مطلق پروانہ کیجئے، آپ پر کوئی الزام نہیں،
آپ نے اللہ کا پیغام پہنچانے کا حق ادا کر دیا ہے وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ لیکن نصیحت کرتے رہیں کیونکہ نصیحت ایمان والوں کو ضرور فائدہ
پہنچاتی ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ اور میں نے جنات
اور انسانوں کو صرف اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ
مِّنْ رِّزْقٍ وَّ مَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ نہ میں ان سے رزق طلب کرتا ہوں اور نہ
یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾
بیشک اللہ تو خود ہی ہر ایک کو رزق پہنچاتا ہے، وہ بڑی قوت والا اور بہت زبردست ہے
فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾
بے شک جن لوگوں نے نافرمانی کی ہے ان کے عذاب کا ایک حصہ مقرر ہو چکا ہے،
جیسے ان سے پہلے نافرمانوں کے عذاب کا حصہ مقرر تھا، اس لئے یہ لوگ مجھ سے
عذاب مانگنے میں جلدی نہ کریں فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ
يُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾ بالآخر ان کافروں کے لئے اس دن بڑی ہلاکت ہو گی جس دن سے
انہیں ڈرایا جا رہا ہے رکوع [۳]

52:سورۃ الطور

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	رکوع نمبر	آیات شمار	پارہ شمار	نام پارہ
52	سُوۡرَۃُ الطُّوۡر	مکی	2	49	27	قَالَ فَمَا خَطۡبُکُمۡ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آیات نمبر 1 تا 28 میں مشرکین کو انتباہ کہ جس عذاب سے انہیں ڈرایا جارہا ہے وہ ایک حقیقت ہے۔ قیامت کے دن منکرین کو آتش جہنم میں ڈالنے کا ایک منظر۔اس دن اہل ایمان اللہ کی عطا کی ہوئی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ جنت کے باغوں میں اہل ایمان کو نعمتیں عطا کرنے کے مناظر۔

وَ الطُّوۡرِ ۙ﴿۱﴾ وَ کِتٰبٍ مَّسۡطُوۡرٍ ۙ﴿۲﴾ فِیۡ رَقٍّ مَّنۡشُوۡرٍ ۙ﴿۳﴾ قسم ہے کوہ طور کی اور اس لکھی ہوئی کتاب کی جو کھلے کاغذ پر لکھی ہوئی ہے وَّ الۡبَیۡتِ الۡمَعۡمُوۡرِ ۙ﴿۴﴾ وَ السَّقۡفِ الۡمَرۡفُوۡعِ ۙ﴿۵﴾ وَ الۡبَحۡرِ الۡمَسۡجُوۡرِ ۙ﴿۶﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ ۙ﴿۷﴾ مَّا لَہٗ مِنۡ دَافِعٍ ۙ﴿۸﴾ اور قسم ہے آباد گھر کی اور اونچی اٹھائی ہوئی چھت کی اور جوش مارنے والے سمندر کی کہ بے شک آپ کے رب کا عذاب واقع ہو کر رہے گا، اسے کوئی روکنے والا نہیں یَّوۡمَ تَمُوۡرُ السَّمَآءُ مَوۡرًا ۙ﴿۹﴾ وَّ تَسِیۡرُ الۡجِبَالُ سَیۡرًا ﴿ؕ۱۰﴾ جس دن آسمان تیزی سے لرزنے لگے گا اور پہاڑ تیزی سے اڑتے پھریں گے، ذرات بن کر ہوا میں اڑ جائیں گے فَوَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ۙ﴿۱۱﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ خَوۡضٍ یَّلۡعَبُوۡنَ ۘ﴿۱۲﴾ سو اس دن ان جھٹلانے والوں کے لئے بڑی تباہی ہے جو بے ہودہ نکتہ چینیوں میں مشغول رہتے ہیں یَوۡمَ یُدَعُّوۡنَ اِلٰی نَارِ جَہَنَّمَ دَعًّا ﴿ؕ۱۳﴾ جس دن ان لوگوں کو دھکے دے کر آتش جہنم میں

دھکیل دیا جایا جائے گا هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾ اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ ہے جہنم کی وہ آگ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ کیا یہ جادو ہے یا تمہیں اب بھی نظر نہیں آتا؟ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اس جہنم میں داخل ہو جاؤ! اب تم صبر کرو یا نہ کرو تمہارے لئے دونوں برابر ہیں، بس تمہیں ویسا ہی بدلہ دیا جارہا ہے جیسے اعمال تم کرتے رہے ہو اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَعِيْمٍ ﴿۱۷﴾ اس کے برعکس پرہیزگار لوگ جنت کے باغات اور مختلف قسم کی نعمتوں میں ہوں گے فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَ وَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۱۸﴾ اپنے رب کی عطا کردہ نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے ، ان کا رب انہیں جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھے گا كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِيْٓــًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ ان سے کہا جائے گا کہ خوب مزے سے کھاؤ اور پیو، یہ ان نیک اعمال کا صلہ ہے جو تم دنیا میں کرتے رہے تھے مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۲۰﴾ وہ قطار در قطار مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور دلکش آنکھوں والی حوروں کو ہم ان کی زوجیت میں دے دیں گے وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ مَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد بھی ایمان لاکر ان کے نقش قدم پر چلتی رہی تو ان کی اس اولاد کو بھی ہم جنت میں ان کے ساتھ ملا دیں گے اور اس کے بدلے میں ہم ان جنتیوں کے اعمال کے صلہ میں سے کچھ بھی کم نہیں کریں گے، یہ اعلیٰ درجہ کے جنتیوں کے اکرام کے طور پر کیا جائے گا کہ ان کی وہ اولاد جو

جنت میں ان سے نچلے درجات میں ہے اسے بھی ان کے ساتھ ملا دیا جائے گا، لیکن ہر شخص کا
جنت میں داخلہ اس کے اپنے اعمال ہی کی بنیاد پر ہو گا كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ﴿۲۱﴾
ہر شخص اپنے اعمال کے ساتھ بندھا ہوا ہے، جو لوگ ایمان نہیں لائے ان کے ساتھ کوئی
رعایت نہیں ہے انہیں دستور کے مطابق ان کے اعمال کے مطابق ہی سزا ملے گی وَ
اَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾ اور ہم ان جنتیوں کو جس قسم کے پھل
اور گوشت وہ چاہیں گے مسلسل فراہم کرتے رہیں گے يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ
فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾ وہ جنت میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر، شراب کے جام لے
رہے ہوں گے، ایسی شراب کہ جسے پی کر نہ وہ فحش گوئی کریں گے اور نہ کوئی گناہ کا کام وَ
يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾ اور ان کی خدمت کے لئے
غلمان ان کے گرد گھومتے ہوں گے، گویا وہ غلاف میں چھپائے ہوئے موتی ہیں وَ اَقْبَلَ
بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ اور وہ اہل جنت ایک دوسرے کی جانب متوجہ ہو
کر آپس میں گفتگو کریں گے قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ اور کہیں
گے کہ اس سے پہلے ہم دنیا میں اپنے گھر میں اللہ سے ڈرتے رہتے تھے فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا
وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ آخر کار اللہ نے ہم پر احسان فرمایا اور ہمیں جہنم کی جھلسا
دینے والی ہوا کے عذاب سے بچا لیا اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ
الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾ ہم اس سے پہلے دنیا میں اسی کو پکارا کرتے تھے، بلاشبہ وہ بڑا احسان کرنے والا
اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے رکوع [۱]

آیات نمبر 29 تا 49 میں رسول اللہ (ﷺ) کو ہدایت کہ مشرکین کی کہی ہوئی لایعنی اور بیہودہ باتوں کی پرواہ کئے بغیر انہیں یاد دہانی کراتے رہیں۔ اللہ کا رسول تبلیغ دین پر کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا۔ غیب کا علم صرف اللہ ہی کے پاس ہے۔ اللہ کے سامنے کسی کی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔ رسول اللہ (ﷺ) کو صبر کے ساتھ صبح شام اپنے رب کی تسبیح کرنے کی ہدایت

فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّ لَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ پس اے پیغمبر (ﷺ)! آپ ان لوگوں کو نصیحت فرماتے رہیں، آپ اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہیں اور نہ مجنون اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ کیا یہ لوگ آپ کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ شخص شاعر ہے اور ہم اس کے لئے گردش ایام کا انتظار کر رہے ہیں ؟ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم بھی انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾ کیا ان کی عقل انہیں ایسی باتیں سکھاتی ہے یا یہ لوگ سرکش واقع ہوئے ہیں اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص نے یہ قرآن خود اپنے پاس سے بنا لیا ہے ؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ ایمان لانا ہی نہیں چاہتے فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾ اگر یہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو اس قرآن جیسا کوئی کلام بنا کر لے آئیں اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ

الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ کیا یہ کسی پیدا کرنے والے کے بغیر خود ہی پیدا ہو گئے یا یہ خود اپنے
خالق ہیں؟ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا یُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾ کیا آسمانوں
اور زمین کو انہوں نے پیدا کیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ کسی بات کا یقین ہی
نہیں رکھتے اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَۜیْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ کیا اُن کے
پاس آپ کے رب کے خزانے ہیں یا اِن خزانوں پر اُن کا حکم چلتا ہے اَمْ لَهُمْ
سُلَّمٌ یَّسْتَمِعُوْنَ فِیْهِ ۚ فَلْیَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۸﴾ کیا ان کے
پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر یہ لوگ عالم بالا کی باتیں سن آتے ہیں؟ اگر ایسا
ہے تو سن کر آنے والا واضح ثبوت پیش کرے اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَ لَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۳۹﴾
کیا اللہ کے لئے تو بیٹیاں ہیں اور تمہارے لئے بیٹے ہیں؟ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا
فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ کیا آپ تبلیغ دین پر ان سے کوئی معاوضہ طلب
کرتے ہیں کہ وہ اس تاوان کے بوجھ سے دبے جا رہے ہیں اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَیْبُ
فَهُمْ یَكْتُبُوْنَ ﴿۴۱﴾ کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہ اسے لکھ لیتے ہیں؟ اَمْ
یُرِیْدُوْنَ كَیْدًا ؕ فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِیْدُوْنَ ﴿۴۲﴾ کیا یہ لوگ آپ
کے خلاف کوئی چال چلنا چاہتے ہیں؟ سو جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ خود ہی اپنے
فریب کا شکار ہو جائیں گے اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا
یُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾ کیا اللہ کے سوا ان کا کوئی اور معبود ہے؟ اللہ تو ان کے شرک سے
پاک ہے وَ اِنْ یَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا یَّقُوْلُوْا سَحَابٌ

مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾ اور اگر یہ آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھ بھی لیں گے تو یہی کہیں گے کہ یہ تو تہ در تہ بہت گہرے بادل ہیں یہ ان کفار مکہ کے قول کا جواب ہے جو کہا کرتے تھے کہ ہم پر آسمان سے کوئی ٹکڑا گرا کر دکھائیں، اسی طرح جب قوم عاد نے عذاب آتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ تو بادل ہے جو ہم پر بارش برسائے گا فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾ پس اے پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم)! آپ ان لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیجئے یہاں تک کہ اپنا وہ دن دیکھ لیں جس میں ان کے ہوش گم کر دیئے جائیں گے يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾ اس دن نہ ان کا مکر وفریب ان کے کچھ کام آئے گا اور نہ ان کو کہیں سے مدد مل سکے گی وَ اِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ بلاشبہ ان ظالموں کو اُس دن سے پہلے بھی سزا مل کر رہے گی لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾ اے پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم)! آپ اپنے رب کا حکم آنے تک صبر کیجئے، بلاشبہ آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور جب آپ اٹھتے ہیں تو اپنے رب کی حمد وثنا کے ساتھ تسبیح بیان کیجئے وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾ اور رات کے بعض اوقات میں بھی اس کی تسبیح بیان کریں اور ستاروں کے غائب ہونے کے بعد بھی، صبح صادق کے بعد کہ جب ستارے غائب ہونا شروع ہو جاتے ہیں

* رکوع [۲]